سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر:24

رسول اللہ ﷺ کی تربیت کے ثمرات

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
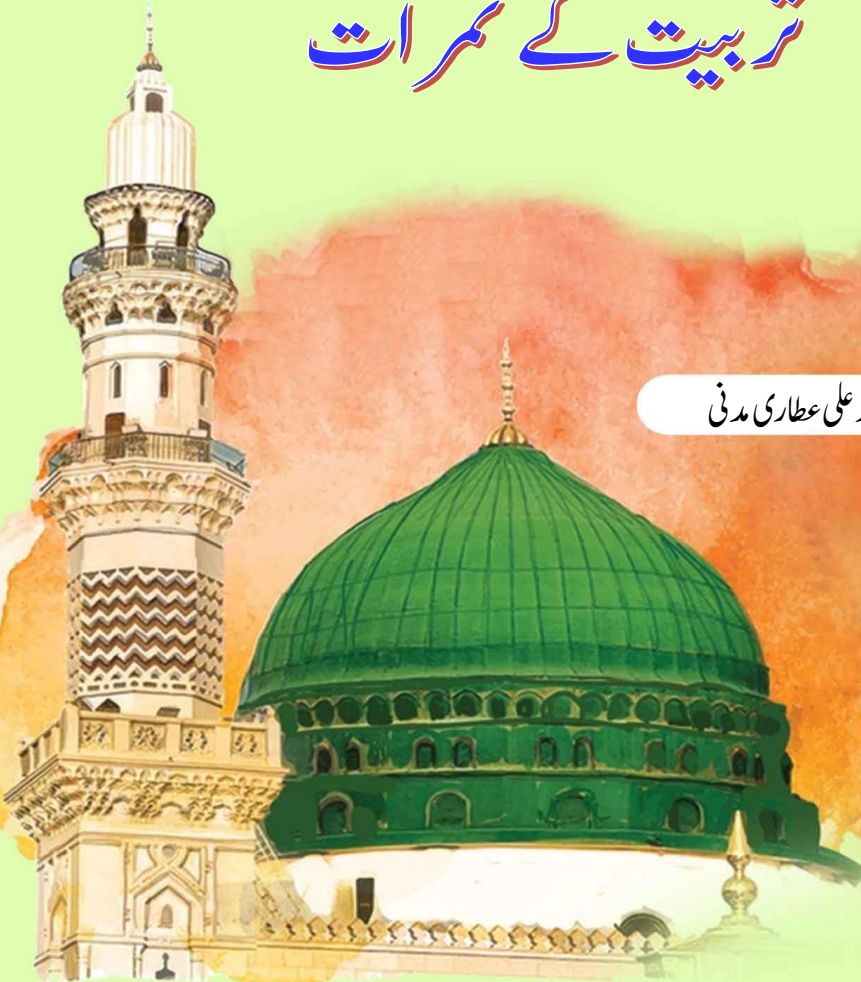
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا چوبیسواں عنوان

صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ کی تربیت کے ثمرات

مرتب

مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(مُستَطرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تربیت کے ثمرات
مرتب	:	علامہ ابو النّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	25
اشاعت اوّل	:	اکتوبر 2023 (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کے ثمرات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

نوٹ: یہ درس ماہنامہ فیضان مدینہ سے تیار کیا گیا۔

غیب کی تعریف

کسی بھی معاشرے (Society) کو پُرامن بنانے اوراس میں سنتوں کی بہار لانے کے لئے اس کے افراد کی درست تربیت (Training) بے حد ضروری ہے کیونکہ فرد سے معاشرہ بنتا ہے۔ جس معاشرے میں فرد کی تربیت صحیح انداز سے نہ ہو تو اس کے مجموعے سے تشکیل پانے والا معاشرہ بھی خستہ حالی کا شکار رہتا ہے۔ اگر ہم اپنے ارد گرد کا ماحول اسلامی اقدار کے مطابق بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دیگر لوگوں کی تربیت بھی کرنی ہوگی۔ اگر تربیت کی اس اہم ذمہ داری کو بوجھ تصور کر کے اس سے غفلت برتتے رہے تو معاشرے کا بگاڑ بڑھتا چلا جائے گا جس کا کسی حد تک مشاہدہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

تربیتِ مصطفٰے:

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی وقتاً فوقتاً تربیت فرماتے رہتے تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لوگوں کے مزاج و عادات اور نفسیات کی شناخت میں کمال حاصل تھا۔ ہر ایک سے اس کے مرتبے کے لائق سلوک فرماتے اور اس طریقے سے سامنے والے کی تربیت فرماتے کہ بات اس کے دل میں اُتَر جاتی۔ ایک مرتبہ سرکار مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو ان کی وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ میں دوزخ کا انگارا لینا چاہتا ہے؟ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی اس تربیت کا اُن صحابی رضی اللہ عنہ پر ایسا اثر ہوا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تشریف لے جانے کے بعد ان سے کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی لے لو اس سے کوئی اور نفع اٹھالو، لیکن انہوں نے کہا: نہیں! خدا کی قسم! جس انگوٹھی کو اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھینک دیا میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔

(مسلم، ص891، حدیث2090)

فرمانِ رسول پر عمل کا جذبہ:

گر وہ صحابیِ رسول چاہتے تو انگوٹھی فروخت کر کے اس کی قیمت سے فائدہ اٹھالیتے یا کسی کو تحفے میں دے دیتے یا پھر اُسے دے دیتے جس کے لئے اسے پہننا جائز ہے یعنی اپنے گھر کی کسی عورت کو اس کا مالک بنادیتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے پھینک دیا تھا۔ شارحِ مسلم حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابیِ رسول کے اس طرح فرمانے میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم کی بجا آوری اورآپ کی منع کردہ باتوں سے بچنے کا بہت زیادہ اہتمام پایا جارہا ہے۔ نیز انہوں نے کمزور تاویلات کر کے انگوٹھی اٹھالینے کی رخصت پر عمل نہیں کیا اور انگوٹھی فقرا اور دیگر لوگوں کے لئے مباح کرتے ہوئے وہیں چھوڑدی تاکہ ان میں سے جو چاہے اٹھالے تو اس وقت لوگوں کے لئے وہ انگوٹھی اٹھانا اور اس کا استعمال کرنا جائز ہوگیا اور اگر وہ انگوٹھی خود ہی اٹھالیتے تو ان کا یہ اٹھانا اور اسے بیچ کر یا کسی اور طریقے سے اس کا استعمال کرنا جائز تھا کیونکہ حضورانور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انگوٹھی کو بالکل ہی استعمال کرنے سے منع نہیں کیا تھا بلکہ صرف اس کو پہننے سے منع فرمایا تھا۔ پہننے کے

علاوہ دیگر تصرُّفات ان کے لئے جائز تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسے اٹھانے سے پرہیز کیا اور اس انگوٹھی کو حاجت مند پر صدقہ کرنے کی نیت کرلی۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم، جزء14، 7/65، 66)

حکمت و دانائی سے بھرا اندازِ تربیت:

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے طریقۂ تربیت میں حکمت و دانائی تھی، آپ ہر کسی کو اس کی غلطی پر براہ راست نہیں سمجھاتے تاکہ سامنے والا اپنی بے عزتی محسوس نہ کرے، اگر بعض لوگوں کی کچھ کوتاہیوں کی خبر آپ تک پہنچتی تو اکثر اجتماعی طور پر اس غلط طرزِ فکر اور نامناسب عمل کی اصلاح فرمادیتے، اس کا فائدہ یہ ہوتا کہ دوسروں کو بھی راہنمائی مل جاتی۔ ابوداؤد شریف میں ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضورِ اکرم کو جب کسی کی بات پہنچتی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ نہ فرماتے: فلاں کا کیا معاملہ ہے کہ جو یہ کہتا ہے بلکہ فرماتے: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی بات کہتے ہیں۔ (ابوداؤد، 4/328، حدیث4788)

نہ ڈانٹا اور نہ ہی برا بھلا کہا:

سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اگر کبھی اس بات کی ضرورت محسوس

فرماتے کہ غلطی پر براہِ راست تنبیہ کی جائے تو انتہائی نرمی اور محبت بھرے انداز میں سمجھاتے تاکہ سامنے والا حق بات قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور کونے میں جا کر پیشاب کرنے لگا، صحابہ کرام اسے روکنے لگے تو حضور نے فرمایا: اسے نہ روکو چھوڑ دو، جب اس نے پیشاب کر لیا تو بلا کر ارشاد فرمایا: یہ مسجدیں پیشاب اور گندگی کے لئے نہیں، یہ تو ذکرِ الٰہی، نماز اور تلاوتِ قراٰن کے لئے ہیں۔ (صحیح مسلم، ص133، حدیث: 661 ملتقطاً)

ایک روایت میں ہے: وہ دیہاتی آپ کے اخلاق کریمانہ سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے اندازِ تربیت کا یوں بیان کیا: فَقَامَ إِلَيَّ بِأَبِي وَأُمِّي، فَلَمْ يُؤَنِّبْ وَلَمْ يَسُبّ یعنی نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم میری طرف تشریف لائے، میرے ماں باپ ان پر قربان! انہوں نے نہ تو مجھے ڈانٹا اور نہ ہی بُرا بھلا کہا۔ (ابن ماجہ، 1/300، حدیث 529) خیال رہے ان صحابی کے قبولِ اسلام کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا نیز صحبتِ نبوی سے بھی دور تھے اس لیے اَحکامِ شرع سے لاعلمی کی بنا پر ان سے یہ عمل سرزد ہوا ورنہ حکمِ شرعی یہ ہے کہ ”مسجد میں پیشاب کرنا حرام ہے۔“ (مرقاۃ المفاتیح، 2/194، تحت الحدیث: 491 ملخصاً، بہار شریعت، 1/645 ماخوذاً)

معاشرے کے افراد کے ظاہر و باطن کو بُری خصلتوں سے پاک کر کے اچّھے اوصاف سے مزیّن کرنا اور انہیں معاشرے کا ایک باکردار فرد بنانا بہت بڑا کام اور انبیائے کرام علیہمُ الصَّلٰوۃ و السَّلام کا طریقہ ہے۔ تربیت کرنے والے کو حُسنِ اَخلاق کا پیکر، خیر خواہی کا جذبہ رکھنے والا، عَفْو و دَرگزر سے کام لینے والا، عاجزی اختیار کرنے والا، ہشّاش بَشّاش رہنے والا، حسبِ موقع مسکرانے والا، نَفاست پسند اور خوفِ خدا رکھنے والا ہونا چاہیے۔ اگر ہم لوگوں کو سچّا مسلمان بنانا، دنیا و آخرت میں انہیں کامیاب و کامران دیکھنا اور خود بھی سُرخ رُو (کامیاب) ہونا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں ان کی اچّھے انداز سے تربیت کرنی ہوگی۔ اچّھی تربیت میں جن اُمور کا لحاظ رکھا جاتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ سامنے والے کی طبیعت اور مزاج کا خیال رکھا جائے اور بڑی حکمتِ عملی اور عَقْل مندی کے ساتھ تربیت کی جائے، سامنے والے کی نفسیات سمجھنے کو تربیت کے سلسلے میں بڑی اہمیت حاصل ہے، اس حوالے سے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ تربیت بہترین نمونہ ہے اور یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ہے کہ کسی نبی کو جو عقل عطا کی جاتی ہے وہ اوروں سے بہت زیادہ ہوتی ہے، کسی بڑے سے بڑے عقل مند کی عقل ان

کی عقل کے لاکھویں حصّے تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔ آیئے! رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی تربیت کا ایک واقعہ ملاحظہ کرتے ہیں:

جُھوٹ سے بچنے کی برکت:

ایک مرتبہ ایک شخص نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر کہنے لگا: میں آپ پر ایمان لانا چاہتا ہوں مگر مجھے شراب نوشی، بدکاری، چوری اور جُھوٹ سے مَحبَّت ہے۔ لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں، مجھ میں ان سب چیزوں کو چھوڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ اگر آپ مجھے ان میں سے کسی ایک سے منع فرمادیں تو میں اسلام قبول کرلوں گا۔ نبیِّ مکرّم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم جھوٹ بولنا چھوڑدو! اس نے یہ بات قبول کرلی اور مسلمان ہوگیا۔ دربارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے جانے کے بعد جب اسے لوگوں نے شراب پیش کی تو اس نے کہا: میں شراب پیوں اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم مجھ سے شراب پینے کے متعلق پوچھ لیں تو اگر میں جُھوٹ بولوں گا تو حضور علیہ السَّلام سے کئے ہوئے وعدے کو توڑنے والا ہو جاؤں گا اور اگر اقرار کیا تو مجھ پر حد (شرعی سزا) قائم کی جائے گی، لہٰذا اس نے شراب نوشی چھوڑدی، اسی طرح بدکاری اور چوری کا

معاملہ دَرپیش ہوتے وقت بھی اسے یہی خیال آیا، چنانچہ وہ ان بُرائیوں سے باز رہا۔ جب بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اس کی دوبارہ حاضری ہوئی تو کہنے لگا: آپ نے بہت اچّھا کام کیا، آپ نے مجھے جُھوٹ بولنے سے روکا تو مجھ پر دیگر گناہوں کے دروازے بھی بند ہوگئے اور یوں اس شخص نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلی۔ (تفسیرِ کبیر، پ11، التوبۃ، تحت الآیۃ:119، 6/167)

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فِراسَت مرحبا! آپ نے اپنی مبارک عَقْل کے نور سے پہچان لیا کہ یہ شخص جُھوٹ چھوڑنے کے سبب دیگر گناہوں سے بھی بچ جائے گا اسی لئے اسے جُھوٹ ترک کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور پھر واقعی وہ تمام گناہوں سے تائب ہوگیا۔

کھاتے وقت اِصلاح فرمائی:

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تربیت کا ایک اور واقعہ ملاحظہ کیجئے کہ آپ نے کس حکمتِ عملی اور کتنے پیارے انداز میں غلطی کی اِصلاح فرمائی، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت عُمَر بن ابو سَلَمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پرورش میں تھا، میرا ہاتھ (کھانا کھاتے ہوئے) پیالے میں اِدھر اُدھر گھومتا تھا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ

وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِینِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیکَ یعنی بیٹا! اللہ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو)، سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ (حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس کے بعد میں ہمیشہ اسی طریقے سے کھانا کھاتا رہا۔ (بخاری، 3/521، حدیث: 5376) قربان جایئے! رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اندازِ تربیت پر! کس پیار بھرے اور مثبت (Positive) انداز میں اپنی گفتگو شروع فرمائی، آپ نے پہلے پہل کھانے کے آداب بیان فرمائے تاکہ انہیں یہ محسوس نہ ہو کہ مجھے ٹوکا جارہا ہے اور آخر میں یہ ادب بھی بتادیا کہ برتن میں اپنے قریب سے کھانا چاہئے اور غلطی کی اِصلاح اس انداز سے فرمادی کہ گویا آخری بات بھی دوسری ہدایتوں کی طرح ایک ہدایت ہے۔

اگر ہم صحیح انداز سے تربیت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کا مُطالَعَہ کرنا ہوگا کہ کس طرح آپ لوگوں کے مِزاج اور نفسیات کو ملحوظ رکھ کر حکمتِ عملی کے ساتھ لوگوں کی تربیت فرماتے تھے۔ تفسیرِ عزیزی میں ہے: عقل کے سو (100) حصّے ہیں جس میں سے ننانوے (99) حصّے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا ہوئے اور جو شخص نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عَقْل معلوم کرنا چاہے، اسے چاہئے کہ سیرت کی کتابوں کا

گہری نظر سے مطالعہ کرے۔(تفسیر عزیزی مترجم، 61/3) تربیتِ رسول کا ایک اور واقعہ پڑھئے:

وارثوں کا مال:

ایک مرتبہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے فرمایا: تم میں کون ایسا ہے جسے اپنے مال سے زیادہ وارثوں کا مال پسند ہو؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں جسے اپنے مال سے زیادہ وارثوں کے مال سے مَحبَّت ہو۔ ارشاد فرمایا: جس نے (صدقہ دے کر) اپنا مال آگے بھیج دیا وہ اس کا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ اس کے وارثوں کا مال ہے۔(مسند احمد، 2/23، حدیث: 3626)

تربیت میں لمبی چوڑی گفتگو سے پرہیز:

تربیت میں جن اُمور کا لحاظ رکھا جاتا ہے ان میں سے ایک اہم چیز یہ ہے کہ تربیت کرنے میں بات زیادہ لمبی چوڑی نہ ہو کیونکہ اس سے سامنے والا اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے، مختصر سے مختصر الفاظ میں اپنی بات بیان کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ سننے والے کی توجہ قائم رہے اور اس کے ذہن میں بات اچھی طرح بیٹھ جائے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی

طرف سے علاقائی دَورے میں نیکی کی دعوت کے لئے جو کلمات ہمیں عطا ہوئے وہ بھی چندلائنوں پر مشتمل، مختصر اور جامع ہیں۔ احادیث میں کثرت سے ایسے جملے ملتے ہیں جو الفاظ کے اعتبار سے بہت مختصر ہیں مگر ان میں مَعانی کا ایک سمندر چُھپا ہوا ہے، یہاں تین احادیثِ مبارَکہ ملاحظہ فرمائیں:

(1) مَا جُمِعَ شَیْءٌ اِلٰی شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ حِلْمٍ اِلٰی عِلْمٍ

یعنی علم کے ساتھ حلم جمع ہونے سے بہتر کوئی چیز کسی چیز کے ساتھ جمع نہیں ہوئی۔[1]

(2) اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِیشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

یعنی خرچ میں اِعتدال آدھی معیشت ہے اور لوگوں سے محبت کرنا آدھی عقل ہے اور اچّھا سُوال آدھا علم ہے۔[2]

(3) مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ آخِرَتَهٗ بِدُنْیَا غَیْرِهٖ

---

(1) معجم اوسط، 3/362، حدیث:4846

(2) شعب الایمان، 5/254، حدیث:6568

یعنی قِیامت کے دن اللہ پاک کے نزدیک سب سے بَدتَر مقام اس بندے کا ہو گا جس نے دوسرے کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت برباد کرلی۔[3]

ان احادیثِ مبارکہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس قدر مختصر اور جامع الفاظ میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

موقع محل دیکھ کر تربیت:

یونہی ہر وقت تربیت کرتے رہنا بھی اُکتاہٹ بلکہ بعض اَوقات رَدِّ عمل (Reaction) کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو وَعْظ فرماتے تھے۔ آپ سے روزانہ وَعْظ کرنے کی خواہش ظاہر کی گئی تو ارشاد فرمایا: میں تمہیں اُکتاہٹ میں مبتلا کرنے کو ناپسند کرتا ہوں اور میں اسی طرح تمہاری رعایت کرتا ہوں جس طرح نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُکتاہٹ کے خَدْشے کے باعث ہماری رعایت کرتے تھے۔[4] اس لئے تربیت کرنے والے کو چاہئے کہ تربیت کے لئے مناسب موقع کی تلاش میں رہے، جیسے کوئی موقع ملے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے اور تربیت سے

---

(3) ابنِ ماجہ، 4/339، حدیث: 3966

(4) بخاری، 1/42، حدیث: 70

غفلت نہ بَرتے چنانچہ

دنیا کی بے وُقعتی:

ایک مرتبہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا، تو آپ نے صَحابہ سے پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ بکری (Goat) اپنے مالک کے نزدیک کس قدر حقیر ہے؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جس قدر یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک حقیر ہے اللہ پاک کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہے، اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ پاک کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو اس سے کبھی ایک قطرہ بھی نہ پلاتا۔[5]

جنّت میں سعد کے رُومال زیادہ بہتر ہیں:

یونہی جب صحابۂ کرام دنیا کی کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتے تو موقع دیکھ کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کی توجہ کا رُخ کمال حکمتِ عملی سے آخرت کی

---

[5] ابنِ ماجہ، 4/427، حدیث: 4110

طرف پھیر دیتے، چنانچہ ایک بار نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں ریشم کا کپڑا بطورِ تحفہ پیش کیا گیا، صحابۂ کرام باری باری اس کپڑے کو اپنے ہاتھ میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور ملائمت (Softness) پر تعجب کرنے لگے، حُضور نے پوچھا: کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟ صَحابہ نے عرض کی: جی ہاں یا رسولَ اللہ! آپ نے فرمایا:

وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَمَنَادِیلُ سَعْدٍ فِی الجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنْھَا

یعنی اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جنّت میں سعد (بن معاذ) کے رُومال اس سے زیادہ بہتر ہیں۔ (6)

اندازہ لگایئے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس طرح وقتاً فوقتاً اپنے اصحاب کے ذہن و فکر کی تعمیر کرتے تھے اور ان کی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتے تھے اور دنیا کی بے وقعتی کو مختلف مواقع پر اس انداز سے صحابہ کے ذہنوں میں بٹھایا کہ پھر دنیا کی ظاہری چمک دمک اور اس کی رنگینیاں ان کو کبھی اپنی طرف نہ کھینچ سکیں۔

---

(6) بخاری، 4/285، حدیث: 6640

عملی طور پر تربیت:

تربیت کرتے وقت اگر محسوس ہو کہ زبانی بات زیادہ مفید اور مؤثر ثابت نہیں ہو سکے گی اور سامنے والے کا دِل پوری طرح مطمئن نہیں ہو گا تو زبانی بتانے کے ساتھ ساتھ عمل سے بھی تربیت کی جائے اور عملی طریقہ کرکے دکھایا جائے چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا: یا رسولَ اللہ! کَیْفَ الطُّھُوْرُ یعنی وضو کیسے کیا جاتا ہے؟ آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا (اور اسے پورا وُضو کرکے دکھایا پھر ارشاد فرمایا:) جس نے اس پر کچھ اضافہ کیا یا کچھ کمی کی تو اس نے بُرا کیا اور ظلم کیا۔[7]

تربیت کے سلسلے میں نیک ماحول اور اچّھی صحبت کا بڑا عمل دخل ہے، کسی کا ذہن بنا کر اسے نیک ماحول میں لانا اس کی بہترین تربیت کا سبب بن سکتا ہے۔ حضرت عبدُ القادر عیسیٰ شاذِلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضوان نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے درِ شفا سے وابستہ رہتے تھے اور آپ ان کا تَزْکِیہ و تربیت (یعنی نَفْس و قَلْب کو پاک صاف) فرماتے تھے۔[8]

---

(7) ابوداؤد، 1/78، حدیث: 135

(8) آدابِ مرشدِ کامل، ص80 بحوالہ حقائق عن التصوف، ص47 ملخصاً

قول و فعل میں یکسانیت:

تربیت کرنے والے کے لئے جن باتوں کا لحاظ رکھنا ضَروری ہے ان میں سے ایک انتہائی اہم چیز قول و فعل کا ایک ہونا بھی ہے۔ اپنی ذات کو عملی نَمونہ (Practical Model) بنا کر پیش کرنے سے زیرِ تربیت افراد کا ذہن بنانے میں بہت آسانی رہتی ہے جبکہ قول و فعل میں پایا جانے والا تَضاد (Difference) ان کے دِلوں کی تشویش کا باعث بن سکتا ہے کہ فلاں کام یہ خود تو کرتا نہیں اور ہمیں کرنے کا کہتا رہتا ہے، اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ لوگ اس کی بات پر توجہ نہیں کرتے اور عمل کرنے کی طرف راغب نہیں ہوتے۔ تربیت کرنے والے کا خود اپنا کِردار (Character) مثالی ہونا چاہئے، اس کا لوگوں پر بڑا گہرا اَثر (Impact) پڑتا ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبانی تربیت جہاں صَحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی فِکر و عمل کو جِلا بخش رہی تھی وہیں آپ کی عملی زندگی (Practical Life) نے بھی صَحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کو بے حد متأثر کیا، جو اِرشاد فرماتے آپ کی زندگی خود اس کی آئینہ دار ہوتی۔ جب آدَمی کا عمل اس کے قول کے مطابق ہو تو لوگوں کو اس سے مَحبَّت ہو جاتی ہے اور یِہی مَحبَّت تربیت اور کردار سازی (Character Building) میں مُعاوِن ثابت ہوتی ہے۔

جُود و سَخاوَت:

سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی سخاوت کا مظاہرہ کیا اور امت کو بھی اس کی ترغیب دی۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُاللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جب بھی کچھ مانگا جاتا تو آپ جواب میں "لَا" یعنی "نہیں" نہ فرماتے تھے۔[9]

ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوکر سوال کیا تو آپ نے اسے اتنی بکریاں (Goats) عطا فرمائیں جس سے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ بھر گئی تو وہ سائل اپنی قوم کے پاس جاکر کہنے لگا: تم سب اسلام قبول کرلو، بے شک حضرت محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اتنا عطا فرماتے ہیں کہ فاقے کا خوف نہیں رہتا۔[10] اور امت کو ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے اس دین کو اپنے لئے خاص کیا اور تمہارے دین کے لئے سخاوت اور حُسن اخلاق ہی مناسب ہیں لہٰذا اپنے دین کو ان دونوں کے ساتھ زینت

---

(9) مسلم، ص973، حدیث:6018

(10) مسلم، ص973، حدیث:6020

دو۔ (11)

اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا: سخاوت اللہ پاک کے جُود و کرم سے ہے، سخاوت کرو اللہ کریم مزید عطا فرمائے گا۔ (12)

زُہد و قناعَت:

رَحْمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی زُہد و قناعت والی زندگی بسر فرمائی اور اُمّت کو بھی اسی کی تعلیم ارشاد فرمائی۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما کے کندھے پکڑ کر ارشاد فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔ (13)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: دنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اِس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس میں عقل نہ ہو۔ (14)

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اپنا یہ عالَم تھا کہ چٹائی پر سوتے تھے جس سے جِسْمِ

---

(11) معجم کبیر، 18/159، حدیث: 347

(12) کنز العمال، جزء6، 3/169، حدیث: 16213 ملتقطاً

(13) بخاری، 4/223، حدیث: 6416

(14) شعب الایمان، 7/375، حدیث: 10638

اَقدس پر چٹائی کے نشانات بن جاتے تھے۔ آپ اور آپ کے اَہل و عِیال (Family Members) نے کبھی تین دن مسلسل (Continuous) روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی اور نہ ہی کبھی آپ کے لئے آٹا چھان کر پکایا گیا۔ "ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (جَو کی) روٹی کا ایک ٹکڑا خدمتِ اَقدس میں پیش کیا تو اِرشاد فرمایا: یہ پہلا کھانا ہے جو تین دن کے بعد تمہارے والد کے منہ میں داخل ہوا ہے۔"(15)

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ حُضور پُر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کی عطا سے ہر چیز کے مالک ہیں، آپ جیسی چاہتے ویسی شاہانہ زندگی بَسر فرما سکتے تھے مگر آپ لوگوں کو زُہد و قَنَاعَت کی جو تعلیم دیتے تھے اس کا عملی نَمونہ خود پیش فرمانا چاہتے تھے۔ الغرض یہ کہ اگر ہم کسی سے کوئی نیک عمل کروانا چاہتے ہیں تو ہمیں سب سے پہلے اسے اپنی ذات پر نافذ کرنا ہوگا ورنہ اچھے نتائج کی اُمّید رکھنا حَماقَت ہے۔

---

(15) معجمِ کبیر، 1/258، حدیث: 750 ملتقطاً

دِلی ہمدردی و خیر خواہی:

تربیت کرنے والا جس کی تربیت کرنا چاہتا ہے اس کے ساتھ اسے دلی ہمدردی ہو، اس کی اِصلاح و تربیت کے حوالے سے اپنے دل میں کُڑھتا ہو اور اس کے ساتھ خیر خواہی کے جذبات اس میں موجود ہوں، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ صِرف صَحابہ کے حوالے سے فِکْر مند رہتے بلکہ ایمان نہ لانے والے کافروں کی ہدایت کے لئے بھی انتہائی غمگین رہا کرتے تھے، چنانچہ قراٰن پاک میں ہے:

﴿ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ۝۶ ﴾

تَرجَمۂ کنزُ العِرفان: اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کو ختم کردو۔ (16)

حالانکہ مشرکینِ مکّہ آپ کو اور آپ کے غلاموں کو پریشان کرتے تھے، ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ توڑتے تھے، مگر رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ان کے ساتھ طرزِ عمل یہ ہوتا کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے کے باعث

---

(16) پ15، الکھف:6

انتہائی غمزَدہ رہا کرتے۔

اے ہمارے پیارے اللہ پاک! ہمیں اپنے ان محبوب بندوں جیسے عقائد و اعمال اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما اور عظمت و شانِ مصطفےٰ ﷺ کے معاملے میں ہر قسم کے شیطانی وسوسوں سے نجات عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن ﷺ

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

کتاب کے ساتھ ملنے والے 50 تحقیقی کورسز کی فہرست

(1). مصنف و محقق بننے والوں کے لیے سیکھنے کی 56 اہم باتیں

(2). اصناف و اسالیب تحریر کورس

(3). لکھنے سے پہلے سیکھنے والے 20 اہم کام

(4). مضمون نویسی و تخریج کورس

(5). مائیکروسافٹ ورڈ کورس (کمپوزنگ سے پرنٹنگ تک تمام مراحل)

(6). المکتبۃ الشاملۃ (کمپیوٹر اینڈ موبائل، مکمل انسٹالیشن و استعمال)

(7). "المکتبۃ الشاملۃ سے تحریر و تصنیف کے آئیڈیاز"

(8). "تحریر و تصنیف کی منصوبہ بندی"

(9). فن تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے کے 12 پروفیشنل طریقے)

(10). تحریر و تصنیف میں معاون ٹیکنالوجی کورس

(11). سیرت نگاری کے میدانات و رجحانات اور سیرت کے 600 عنوانات مع خاکہ

(12). اربعین نویسی کورس (150 سے زائد اربعینات مرتب کرنے کا آسان طریقہ)

(13). کتابوں، پی ڈی ایف، مخطوطہ جات اور یونیکوڈ کی تلاش

(14). فن حاشیہ نگاری و تحقیق و تخریج کورس (ایک کتاب کی تخریج کا پریکٹیکل)

(15). مقالہ نگاری کورس (انتخابِ عنوان سے تکمیل مقالہ تک کی تفصیلی تربیت)

(16). تیس روزہ فہم و تدبر قرآن پریکٹیکل کورس

(17). فہم و تدبر حدیث کورس

(18). فنّ اشاریہ سازی کورس مع اشاریہ بنانے کی تفصیلی تربیت

(19). تحقیق و تصنیف میں معاون ضروری انسٹالیشن

(20). اہل مدارس کی مستقبل کی پلاننگ

(21). درسِ قرآن کیسے اور کہاں سے دیں؟ 13 طریقے مع مواد

(22). فنّ تخلیق موضوع

(23). مضمون / کتاب کیسے لکھیں؟

(24). فنّ کتابیات

(25). مختلف علوم و فنون میں کتابیں لکھنے کے منصوبے

(26). علمی و تکنیکی نشست

(27). مقالات و مضامین کی خاکہ سازی (ابواب و فصول بنانا)

(28). مصادرِ علومِ اسلامیہ

(29). علومِ اسلامیہ میں مضمون نگاری

(30). "مطالعہ" کے مفید طریقے اور اہداف مع تحقیقی منصوبے

(31). بلاگنگ اینڈ آرٹیکل رائٹنگ کورس

(32). موبائل میں تحقیق وتصنیف کیسے کریں؟

(33). موسوعات وانسائیکلوپیڈیاز، تعارف اور بنانے کے طریقے

(34). تحریری کاموں پر فری مشاورتی نشست

(35). رائٹنگ پلاننگ کورس

(36). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(37). فن اختصار سازی اور اس کے 25 اہم منصوبے مع پریکٹیکل ٹریننگ

(38). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(39). درسِ سیرت کیسے دیں؟ مع سیرت نگاری وقت کی اہم ضرورت

(40). فقہ حنفی تعارف ودفاعِ امامِ اعظم (موسوعات، کتابیات اور اہم منصوبے)

(41). مبادیاتِ سیرت مع سیرت نگاری کا آغاز وارتقاء

(42). "مصادر سیرت کورس"

(43). "فن تخلیق عنوانات سیرت کورس"

(44). ”عقیدہ ختم نبوت اور تحقیقی منصوبے“

(45). ”مطالعہ سیرت کے لیے معاون کتب“

(46). ”کتابیات سیرت کورس“

(47). ”مقاصد تصانیف مع 1521 مجوزہ عنواناتِ سیرت“

(48). ”کتب و مقالاتِ سیرت کا حصول“

(49). ”تحقیق و تصنیف کیسے سیکھیں؟“

(50). ”مناہج تحقیق کی آسان تفہیم“